روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 4 راگست 2011ء 3 رمضان 1432 ہجری 4 ظہور 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 179

بے ریا روزہ

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

ایسا روزہ جس میں کوئی ریا نہ ہو اس کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں میری خاطر اس شخص نے کھانا اور پینا چھوڑا ہے۔

(کنزالعمال جلد 8 صفحہ 444 حدیث نمبر 23574)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

روزہ ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ الصوم لی (بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم) روزہ میرے لئے ہے کیونکہ روزے میں خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ اس کی کوئی عورت ہے۔ ایسا ہی روزہ دار بھی تھوڑے وقت کے واسطے محض خدا کی خاطر بنتا ہے۔ استعینوا بالصبر (البقرہ :46) میں بھی صبر کے معنے روزے کے کئے گئے ہیں۔ روزے کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ جیسا کہ لباس میں سکون، آرام، گرمی سردی سے بچاؤ، زینت، قسما قسم کے دکھ سے بچاؤ ہے ایسا ہی اس جوڑے میں ہے۔ جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی، ایسا ہی مردوں اور عورتوں کو چاہئے کہ اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کیا کریں۔ اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ اس کا نتیجہ رضائے الٰہی اور نیک اولاد ہے۔ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک چاہئے اور ان کے حقوق کو ادا کرنا چاہئے۔

اس زمانہ میں ایک بڑا عیب ہے کہ عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ مجھے ایک شخص کے خط سے نہایت دکھ پہنچا۔ جس نے کہا کہ "پنجاب، ہندوستان کے مرد تو بڑے بے غیرت ہیں۔ عورت کی اصلاح کیا مشکل ہے۔ اگر موافق طبیعت نہ ہوئی تو گلا دبا دیا۔ میں تو آپ کا مرید ہوں۔ جو آپ فرماویں گے وہی کروں گا۔ مگر طریق اصلاح یہی ہے"۔ یہ حال (۔) کا ہو رہا ہے۔ خدا رحم کرے۔ نبی کریمؐ اور صحابہؓ تو عورتوں کو جنگوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے اور اب لوگوں کا یہ حال ہے کہ عورتوں کو ساتھ نہیں رکھتے اور ایسے نکمے عذر کر دیتے ہیں کہ ہماری آمدنی کم ہے مگر جھوٹے ہیں۔ دراصل احکام الٰہی کی عزت اور منزلت ان کے دلوں میں نہیں۔ قرآن شریف کو نہیں پڑھا جاتا ہے۔ ایک دیوار کسی کی ٹوٹتی ہو تو ہزار فکر کرتا ہے۔ مگر قیامت کا پہاڑ جو ٹوٹنے والا ہے اس کا فکر کسی کو نہیں۔ قیامت میں نبی کریمؐ کا بھی اظہار ہوگا کہ اس قوم نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور نیکیوں کی توفیق دیوے۔ آمین

(بدر 17 جون 1909ء صفحہ 2) (خطبات نور ص 400)

عشرہ تعلیم القرآن

مورخہ 19 تا 28 اگست 2011ء عشرہ تعلیم القرآن منانے کا پروگرام ہے۔

تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام عشرہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران عشرہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔ حسب استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔ خطبہ جمعہ میں بھی قرآن کریم کے فضائل و برکات کا تذکرہ کیا جائے۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے۔ ان کی معین فہرست تیار کرکے ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

☆ رمضان المبارک کے مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کو ناظرہ قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنے کی طرف ضرور توجہ دلائیں۔

نیز احباب کو ترجمۃ القرآن پڑھنے کی بھی تلقین کریں اور ترجمہ قرآن کا مکمل دور کرنے والوں کی رپورٹ بھی ارسال کریں۔

☆ دوران عشرہ عہدیداران گھروں کا دورہ کرکے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت (تمام تنظیموں کے ممبران) روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کرکے ان کو روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ جماعتیں پروگرام عشرہ قرآن پر عمل کرکے اس کی رپورٹ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

مکرم رانا ظہیر احمد صاحب ناظم رپورٹنگ

پانچواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ اٹلی

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ اٹلی کو اپنا پانچواں جلسہ سالانہ مورخہ 18, اور 19 جون 2011 کو اپنے مشن ہاؤس ''بیت التوحید'' واقع سان پیتروان کازالے (san pietro in casale) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ۔

ہفتہ کی صبح کو بعد از نماز فجر مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ و اٹلی نے درس قرآن کریم دیا جو کہ بذریعہ انٹرنیٹ نشر کیا گیا اٹلی اور سوئٹزرلینڈ سے متعدد احباب نے یہ درس سنا۔

جلسہ کا آغاز پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا،مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ جن کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا نمائندہ خصوصی بنا کر بھیجا تھا نے لوائے احمدیت جبکہ مکرم عبدالفاطر ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے اٹلی کا پرچم لہرایا۔اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب نے دعا کروائی۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز زیر صدارت مکرم عبدالفاطر ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹلی ہوا۔

سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کی گئی اور اس کا ترجمہ اٹالین اور اردو میں پیش کیا گیا۔تلاوت کے بعد نظم پڑھی گئی۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹلی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے اس جلسہ سالانہ کے مبارک ہونے کی دعا فرمائی اور فرمایا:

''اس زمانہ کے امام کی بیعت میں داخل ہو کر آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔آپ کے اعمال میں ایسی چمک ہو کہ دوسرے اس کو دیکھ کر خود بخود اس کو قبول کر لیں۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روحانی خزائن سے حضرت مسیح موعود کی نصائح جماعت کے احباب کے سامنے رکھتے ہوئے فرمایا:

پس اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں۔ نری باتوں سے کچھ فائدہ نہیں۔ فتح کے لیے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ فتح چاہتے ہیں تو متقی بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض حاصل ہو۔

اس کے بعد مکرم شاہد خلیل صاحب نے ''دین کی ترقی اور ہماری مالی ذمہ داریاں'' ،مکرم الحاج ابراہیم نیر صاحب نے ''خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات'' کے موضوع پر تقریر کی اور دو عرب بچوں نے اپنے مخصوص عربی انداز میں قصیدہ پڑھا۔

اس کے بعد افریقن دوست جن کا تعلق گھانا سے ہے انہوں نے اپنے دلنشین انداز میں اپنا مخصوص ترانہ گایا۔

اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

اس کے بعد جلسہ کے دوسرے اجلاس کا آغاز مکرم آفتاب احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ اٹلی کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مع اٹالین و اردو ترجمہ کے بعد نظم پڑھی گئی۔

اس کے بعد مکرم لقمان ادرابیو صاحب نے ''بد نظمی،اثرات اور اسباب'' مکرم رانا نصیر احمد صاحب نے ''حضرت مسیح موعود کا اسلوب جہاد'' اور مکرم اصغر علی صاحب نے ''اسلام پر خواتین کے حوالے سے اعتراضات'' کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

اس کے بعد مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔سوالات کا جواب مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے دیا۔جلسہ میں چند اٹالین خواتین بھی شامل تھیں۔انہوں نے بھی دین کے حوالے سے کچھ سوالات کئے،جن کے مربی صاحب نے مدلل جوابات دیئے۔مکرم عبدالفاطر ملک صاحب نے ان سوالات کا اٹالین میں رواں ترجمہ کیا۔یہ محفل اتنی کامیاب رہی کہ چار گھنٹے جاری رہنے کے باوجود احباب سوالات کرنے کی خواہش ظاہر کر رہے تھے۔

مجلس سوال و جواب کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد اور درس قرآن کریم سے کیا گیا۔

ناشتہ کے بعد بک اسٹال کا آغاز کیا گیا جس میں احباب جماعت نے کافی دلچسپی سے شرکت کی۔

جلسہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز مکرم لقمان ادرابیو صاحب کی زیر صدارت ہوا۔

تلاوت قرآن کریم مع اردو اور اٹالین ترجمے کے ساتھ کی گئی اور اس کے بعد نظم پڑھی گئی۔نظم کے بعد مکرم بشیر الدین توماسی صاحب نے ''حکمت کے ساتھ خدا کی طرف بلانا'' اور مکرم آفتاب احمد صاحب نے ''احمدیت ۔دنیا میں امن کی آخری امید'' کے موضوعات پر تقاریر کیں۔مکرم مصطفیٰ شافا کی صاحب نے قصیدہ پڑھا۔

اس کے بعد نومبائعین نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور حقیقت میں احمدیت ہی نجات کا ذریعہ ہے۔

اس کے بعد کھانا اور نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

جلسہ کا چوتھا اور آخری اجلاس مکرم صداقت احمد صاحب نمائندہ خصوصی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور پھر نظم پڑھی گئی۔

جلسہ کے آخری سیشن میں نزدیکی میونسپلٹی Comune di Galliera کی میئر بھی شامل تھیں۔ان کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ جب حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا پہلا دورہ اٹلی 2010 فرمایا تھا تو اس وقت یہ اور ان کی میونسپلٹی کی انتظامیہ کے چند رکن اپنی ایک اہم میٹنگ کو ملتوی کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرف ملاقات کے لئے آئی تھیں۔انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ پہلے بھی یہاں آ چکی ہیں اور یہ کہ آپ کا موٹو ''محبت سب سے،نفرت کسی سے نہیں'' بہت عظیم ہے اور ان کو بہت پسند ہے۔محترمہ میئر صاحبہ اپنی مختصر تقریر کے بعد لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئیں اور وہاں دو گھنٹے سے زیادہ قیام کیا اور جلسہ کے اختتام تک رکی رہیں۔

آخر میں مکرم صداقت احمد صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور اس طرح اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔

جلسہ میں کل حاضری 278 تھی۔جن میں لجنہ کی حاضری 110 تھی۔اس کے علاوہ سویڈن اور سوئٹزرلینڈ سے بھی کچھ احباب جماعت آئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے حقیقی اغراض و مقاصد پر عمل کرنے کی توفیق دے اور احمدیت کو ساری دنیا پر غلبہ عطا فرمائے۔آمین

رپورٹ: مکرم فجر ایوب احمد صاحب مربی سلسلہ کمبوڈیا

جماعت احمدیہ کمبوڈیا کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کمبوڈیا کا جلسہ سالانہ بتاریخ 6,5 فروری 2011ء کو منعقد ہوا۔پہلے روز صبح ساڑھے دس بجے خاکسار فجر ایوب احمد مربی سلسلہ کمبوڈیا نے لوائے احمدیت لہرایا پھر مکرم احمد بن صالح صاحب نیشنل صدر جماعت نے قومی پرچم لہرایا جس کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔

دوپہر ڈیڑھ بجے افتتاحی اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں جلسہ کا مقصد اور اہمیت بیان کی۔پھر دعا کروائی۔

پہلے اجلاس میں ہی مکرم مولانا احسن سلیم صاحب نے سیرۃ النبی ﷺ ،مکرم احمد بن صالح صاحب نے ''ضرورت امام'' اور مکرم الحاج حکیم آدم صاحب نے ''ارکان دین'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اس کے بعد شاملین جلسہ نے ایک نمائش دیکھی جو اس موقعہ پر لگائی گئی تھی۔نماز مغرب و عشاء کے بعد شاملین جلسہ کو مختلف ویڈیوز دکھائی گئیں جن میں احمدیت کا تعارف، انٹرنیشنل بیعت اور احمدیوں پر بنگلہ دیش میں ہونے والے مظالم کی تفاصیل بیان کی گئی تھیں۔

جلسہ کے دوسرے روز نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد مالی قربانی کے بارہ میں درس دیا گیا۔

دوسرے دن کے اجلاس کا آغاز صبح ساڑھے آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظموں کے بعد پہلی تقریر مکرم عمران احمد صاحب Cosen Saints of God in the hand of clerics کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر معلم امین بن یوسف صاحب کی حضرت مسیح موعود کے عشق رسول ﷺ کے موضوع پر تھی۔

اختتامی تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مہمانوں نے تقاریر کیں جن میں Hon. Un Som OI, Deputy Governor of Kompong Chnang Province بھی شامل تھے۔انہوں نے قومی سطح پر جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور پرائمری سکولوں کے قیام، سکالرشپ، یتیموں کے لئے امداد وغیرہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔ دیگر معززین میں Mr. Hol Chantou Chief District of Kompong Trolach بھی شامل تھے۔ اِن مہمانوں کو جماعت کی تعارفی DVDs بھی پیش کی گئیں۔جلسہ سالانہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا جو خاکسار نے کروائی۔

جلسہ سالانہ کے آخری روز نماز ظہر و عصر کے بعد 43۔افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

امسال جلسہ سالانہ میں شاملین کی تعداد 528 رہی جن میں 20 احباب ویتنام کے بھی تھے۔ایک غیر از جماعت دوست کا تعلق فرانس سے اور دوسرے کا کینیڈا سے تھا۔

اللہ تعالیٰ جماعت کمبوڈیا کے لئے یہ جلسہ بہت بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 8 جولائی 2011ء)

مکرم امان اللہ امجد صاحب

راہ مولیٰ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے

محترم مرزا غلام قادر احمد صاحب کا ذکر خیر

14/اپریل 1999ء کا دن وہ تاریخی اور یادگار دن ہے جب صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کو ایک گہری سازش کے تحت راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ آپ خاندان مسیح موعود کے پہلے راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود کی براہ راست ذریت کی تیسری نسل میں سے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 16/اپریل 1999ء کے خطبہ جمعہ میں نہایت محبت سے محترم صاحبزادہ صاحب کا ذکر فرمایا اور آپ کی شہادت کو بہت عظیم اور غیر معمولی شہادت قرار دیا اور فرمایا۔

''میں سمجھتا ہوں کہ قیامت تک (-) کے خون کا ہر قطرہ آسمان احمدیت پر ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی۔ میں اس کی خوبیوں پر گہری نظر رکھتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ کیا چیز ہے اس وجہ سے میں بہت ہی پیار کرتا تھا گویا یہ میری آنکھوں کا بھی تارا تھا۔ مجھے صرف ایک حسرت ہے کہ کاش کبھی لفظوں میں اس کو بتا دیا ہوتا کہ قادر تم مجھے کتنے پیارے ہو۔ کبھی آج تک ناز اور غم کے جذبات نے مل کر میرے دل پر ایسی یلغار نہیں کی۔ ناز بھی ہے اور غم بھی ہے ان دونوں جذبات نے مل کر کبھی دل پر ایسی یلغار نہیں کی جیسے قادر (-) کی شہادت نے کی ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 4/جون 1999ء تا 10/جون 1999ء)

مورخہ 23/اپریل 1999ء کے خطبہ میں حضور نے ضروری وضاحتیں کرتے ہوئے فرمایا:۔

''پس جو خون آپ کی رگوں سے بہا ہے بلاشبہ حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت اماں جان کا خون ہے۔ اس میں میرا یا کسی اور کے خون کے شامل ہونے کا سوال ہی نہیں ہے ہاں ان کی اولاد میں خون اکٹھے ہو گئے ہیں اور اس کی کوئی مثال بھی آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ ان کے بچوں میں جو خون اکٹھے ہوئے ہیں وہ لگتا ہے مجمع البحرین ہے۔ ہر طرف سے آ آ کر خون کی نالیاں مل گئی ہیں۔ تو اس درستی کو بھی پیش نظر رکھیں''۔

حضرت مسیح موعود کے خون سے آپ کو کس قدر محبت تھی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

''لوگوں کو تصور نہیں کہ مجھے حضرت مسیح موعود کے خون سے کیسی محبت ہے۔ ایسا عاشق ہوں کہ شاید کوئی اور اس کی نظیر نہ ملتی ہو۔ اور اس کا ذہن پر اتنا دباؤ تھا کہ دیکھو پہلی بار حضرت مسیح موعود کا خون شہادت کے طور پر گلیوں میں ظاہر ہوا ہے''۔

حضرت مسیح موعود کے ایک بابرکت الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

1904ء میں 25/نومبر کو حضرت مسیح موعود ...... کو الہام ہوا ''غلام قادر آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ ...... نیچے ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔

''گھر نور اور برکت سے بھر گیا'' ظاہر ہے کہ یہ ایک پیشگوئی تھی، ایک ایسا غلام قادر آنے والا ہے میری اولاد میں جس کے آنے سے جس گھر میں آئے گا وہ گھر برکت اور نور سے بھر جائے گا''

(الفضل انٹرنیشنل لندن 11/جون 1999ء)

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب 1962ء میں ربوہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم ربوہ اور ایبٹ آباد پبلک سکول میں حاصل کی ایف ایس سی کے امتحان میں پشاور بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی۔ ای الیکٹریکل انجینئرنگ کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ تشریف لے گئے جہاں جارج میسن یونیورسٹی سے ایم ایس سی کمپیوٹر سائنسز کرنے کے بعد وقف زندگی کا عہد پورا کرنے کے لئے پاکستان تشریف لے آئے۔

آپ کو خدا کے فضل سے جماعت کے مختلف شعبہ جات میں کمپیوٹر کا نظام متعارف کرانے کی توفیق ملی اس لحاظ سے آپ اس نظام کے بانی مبانی تھے آپ نے کمپیوٹر سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے وابستہ احمدی احباب و خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کی غرض سے 1997ء میں ایک جماعتی تنظیم قائم فرمائی جس کا نام ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ہے یہ ایسوسی ایشن محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات اور دعاؤں سے قائم فرمائی۔ کمپیوٹر کے نظام کے سلسلہ میں آپ کو جن خدمات کی توفیق ملی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''ربوہ میں کمپیوٹر کے شعبہ کا آغاز کرنے اور پھر اسے جدید ترین ترقی یافتہ خطوط پر ڈھالنے کی ان کو توفیق ملی وہاں بہت ہی عظیم کام ہو رہے ہیں کمپیوٹر میں پوری ٹیم تیار ہو گئی ہے اور ان کا نظام دنیا میں کسی ملک سے پیچھے نہیں ہے جدید ترین سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے بہت سے کام جو زیادہ کاموں کے اجتماع کی وجہ سے یہاں نہیں کئے جا سکتے وہ ہم وہاں ربوہ بھیجتے ہیں اور وہاں کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے اس کام کو آسان کر دیا ہے۔

بہت سی کتابیں چھپ رہی ہیں بہت سے ایسے کام ہیں وہ وہاں چلے جاتے ہیں وہاں سے Disc بن کر ہمارے پاس آ جاتی ہے تو اس کا سہرا بھی غلام قادر مرحوم کے سر ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 16/اپریل 1999ء بیت فضل لندن (الفضل انٹرنیشنل 4/جون 1999ء)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں آپ کو مہتمم مقامی، مہتمم مال اور مہتمم تجنید کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی آپ سے میری پہلی ملاقات 1990ء میں ہوئی جب آپ مہتمم تجنید تھے اور سالانہ تربیتی کلاس کے موقع پر ناظم رجسٹریشن بھی تھے اس وقت جب کہ شعبہ رجسٹریشن میں مجھے آپ کی زیر نگرانی خدمت کا موقع ملا وہ ہنستا اور مسکراتا ہوا چہرہ آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے آپ ایک باوقار شخصیت کے مالک تھے جو ہمیشہ کامل ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے۔ ڈیوٹی کے دوران کسی کارکن کو کوئی مشکل پیش آتی تو فوراً حل کرنے کی کوشش کرتے۔

چند سال بعد مہتمم مقامی کے منصب پر فائز ہوئے تو بحیثیت خادم آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اجلاسات ہوں یا ڈیوٹیاں آپ بنفس نفیس خدام کے ساتھ شریک ہوتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے اتنے اہم مقام پر فائز ہونے کے باوجود عاجزی اور انکساری کا وصف آپ کی ذات میں نمایاں تھا۔

مجھے یاد ہے کہ دارالصدر شمالی کے بعض خدام نے جنہیں کمپیوٹر سیکھنے کا شوق تھا محترم میاں صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے ازراہ شفقت اپنے گھر پر ان کے لئے ایک کمپیوٹر کلاس کا اہتمام فرمایا اور باقاعدگی کے ساتھ انہیں ٹریننگ دیتے رہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمات کا ایک اہم اور روشن باب ربوہ میں بطور سیکرٹری وقف نو خدمات انجام دینا بھی ہے جن کا سلسلہ 24/مارچ 1997ء سے شروع ہو کر تا وفات جاری رہا۔

ربوہ کے ساڑھے تین ہزار واقفین نو کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ نے انتھک محنت کی۔ آپ نے تمام واقفین نو کے فرداً فرداً کوائف اکٹھے کئے۔ پھر محلّہ وار اور تاریخ پیدائش کے مطابق لسٹیں تیار کیں اور انہیں کمپیوٹرائزڈ کیا یہ کوئی معمولی کام نہیں تھا ربوہ کے تمام محلّہ جات میں واقفین نو کے لئے باقاعدہ کلاسز کا اہتمام کیا۔

آپ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات کی روشنی میں واقفین نو کو غیر ملکی زبانیں سکھانے کے لئے لینگویج انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی بھی توفیق ملی۔ جس کا افتتاح مورخہ 11/مارچ 1998ء کو بیت النصرت ربوہ میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے فرمایا۔ اس تقریب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بحیثیت سیکرٹری وقف نو اس لینگویج انسٹی ٹیوٹ کے اغراض و مقاصد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دی گئی ہدایات کی روشنی میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کئے۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا:

''اس کام کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ واقفین نو کی تربیت اور زبانوں کی تدریس کے حوالے سے مسلسل پانچ چھ مرتبہ انٹرنیشنل شوریٰ میں حضور انور نے جماعت کی رہنمائی فرمائی اور تفصیلی ہدایات دیں اس حوالے سے زبانوں کی تدریس کا معاملہ 1997ء کی مجلس شوریٰ پاکستان میں بھی پیش ہوا اور شوریٰ نے یہ تجویز پیش کی کہ جماعت میں اعلیٰ معیار کے لینگویج انسٹی ٹیوٹ قائم کئے جائیں''

(روزنامہ الفضل 17/مارچ 1998ء)

وکالت وقف نو کے کارکن کی حیثیت سے خاکسار کو آپ کی خدمات کا علم ہوتا رہتا تھا ہمیشہ ایک وقار اور پیار بھری مسکراہٹ کے ساتھ ملتے۔

وکالت وقف نو کی طرف سے آپ کے شعبہ کمپیوٹر میں واقفین نو کا ریکارڈ ترتیب دیا گیا ہے۔ بعض دفعہ کسی اہم رپورٹ کی تیاری کے سلسلے میں فوری طور پر کمپیوٹر میں موجود واقفین نو کے ریکارڈ کی ضرورت پڑتی۔ ایسے وقت میں محترم میاں صاحب سے بذریعہ فون رابطہ کیا جاتا اور آپ اپنے کام چھوڑ کر مطلوبہ اعداد و شمار مہیا کر دیتے۔

وکالت وقف نو میں اکثر والدین اور عہدیداران اپنے واقفین نو بچوں کا ریکارڈ دریافت کرنے کے لئے تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اس موقع پر فون کے ذریعے شعبہ کمپیوٹر سے رابطہ کیا جاتا۔ شعبہ کمپیوٹر میں فون چونکہ محترم میاں صاحب ہی اٹھاتے تھے۔ اس لئے بعض دفعہ خاکسار کے ذہن میں یہ احساس ہوتا کہ ہمارے بار بار فون کرنے سے کہیں آپ کا وقت ضائع نہ ہو

(باقی صفحہ 4 پر)

حق رائے دہی کا سفر منزل بہ منزل

یونانی جمہوریتوں سے انقلاب فرانس تک ووٹ کا تصور کن کن مراحل سے گزرا؟

قسط دوم

ادھر ایشیا میں عرب، ایران کی ساسانی حکومت کا تختہ الٹ کر نا صرف ایران کے انحطاط پذیر اور زوال آشنا معاشرے میں ایک نیا سورج بن کر طلوع ہوئے بلکہ انہوں نے بتدریج شام اور مصر جیسے اہم اور زرخیز ترین رومی صوبوں کو فتح کر کے وہاں ایک نئی قسم کی جمہوریت کی داغ بیل ڈالی۔ ازمنہ وسطیٰ، یعنی ساتویں صدی عیسوی سے چودھویں صدی عیسوی تک کا زمانہ یورپ کے انحطاط کا زمانہ تھا لیکن بلاد اسلامیہ نے اس دور میں بہت ترقی کی اور ایک عالمگیر تحریک کی صورت میں جمہوریت اور جمہوری نظام کا نیا تصور اور نمونہ پیش کیا۔ اسلام کے جمہوری نظام کی بنیاد خلفائے راشدین کے چناؤ سے پڑی اور منشاء الٰہی کے تابع مسلم عوام کو یہ اختیار دے دیا گیا کہ وہ چنیدہ شخصیات میں سے اپنے لئے خلیفہ منتخب کر لیں۔ ان چنیدہ شخصیات کا انتخاب حسب ونسب، مال و دولت اور سماجی حیثیت کے بجائے تقویٰ اور اہلیت کی بنیاد پر عمل میں آتا تھا۔ تاہم بعد ازاں اس درخشاں نظام کی جگہ ملوکیت نے لے لی۔ اسلام کا جمہوری نظام منفرد، انسانی فطرت سے ہم آہنگ اور انصاف کے درخشاں اصولوں پر مبنی ہے یہی وجہ ہے کہ عظیم مسلم مفکرین اور ماہرین سیاسیات نے ان اصولوں کے تحت جس نظام حکومت کا تصور دیا وہ انسان کے متفرق افکار کے بجائے دانش ورانہ سوچ و بچار کا ایک تسلسل معلوم ہوتا ہے۔ مختلف مفکرین مثلاً فارابی، الماوردی، الغزالی اور ابن خلدون کے نظریات کیونکہ ایک ہی منبع سے اخذ کئے ہوئے ہیں اس لئے اپنے پیش رو یونانی مفکرین اور اپنے بعد آنے والے یورپی ماہرین سیاسیات کے برعکس ان کے افکار ہم آہنگی اور عملیت پسندی میں اپنی مثال آپ ہیں۔

نظری طور پر اسلامی مملکت اپنی ساخت کی بنا پر دستوری اور جمہوری ہے۔ اسلامی ریاست مطلق العنان نہیں ہوسکتی کیونکہ حقیقی حکمراں اور اقتدار کا سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے اقتدار کو عملی صورت دینے کا ذریعہ وہ ربانی قانون ہے جس میں حقوق و فرائض کا تعین کر دیا گیا ہے اور جس کی پابندی حکومت اور عوام سب کے لئے لازم ہے۔ خدا کی ذات کو اقتدار اعلیٰ قرار دے کر انسان کو انسان کی غلام اور محکومی سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ نیز اس سے انسانوں میں حقیقی مساوات پیدا ہوئی ہے۔

رسول اکرمؐ نے جس طرح فرد اور ریاست کے مابین تعلقات کا تعین کیا وہ بعد کے ادوار میں خود مسلم معاشرے سے ناپید ہو گئے کیونکہ دنیادار حکمرانوں نے سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے اخلاقی اور روحانی اقدار کا گلہ گھونٹ دیا۔ لیکن تمام مفکرین اس پر متفق ہیں کہ خلفائے راشدین کے عہد میں اسلامی ریاست اسلام کی جمہوری فکر سے مکمل مطابقت رکھنے والی بہترین ریاست تھی۔ چنانچہ فارابی نے جب اسلامی مملکت کی خصوصیات کا ذکر کیا تو اس کے پیش نظر وہی خلفائے راشدین کے عہد کی ریاست تھی۔

یہاں یہ تذکرہ بھی ضروری ہے کہ معروف مسلمان مفکر الماوردی نے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ رائے دہندگان کی اہلیت کے بھی کچھ اصول ہونے چاہئیں تاکہ احمق لوگ ریاست پر غلبہ حاصل نہ کر لیں۔ اس کا خیال تھا کہ رائے دہندگان میں یہ قابلیت ہونا ضروری ہے کہ وہ عمدہ ترین شخص کو حکمران منتخب کریں۔ اس نے رائے دہندگان کو حق دیا کہ وہ مخصوص وجوہات کی بناء پر امام کو منصب سے علیحدہ بھی کر سکتے ہیں۔ الماوردی نے ریاست امام اور رائے دہندگان کی اہلیت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اسلامی ریاست کے اہم عہدوں پر تقرر کے لئے افراد کی اہلیت اور انتخاب کے طریقہ کار پر تفصیلی بحث کی ہے۔ فارابی، الماوردی اور امام غزالی نے افلاطون اور ارسطو کے افکار کا گہرا مطالعہ کیا تھا، اپنی تحریروں میں بالخصوص فارابی نے قدیم یونانی طرز تحریر اختیار کیا لیکن اپنی سوچ اور تصورات کی تمام روشنی ان مفکرین نے خلفائے راشدین کے عہد، افکار اور عمل سے مستعار لی تھی۔

اسلامی نظریات نے مغربی اقوام کو بھی متاثر کیا اور دستوری حکومت، جمہوریت، حریت، مساوات، قانون کی برتری، عدل اور معاشی انصاف جیسے بنیادی اسلامی تصورات کو مغربی ممالک میں جمہوریت کے دور جدید نے بھی اختیار کیا، یوں عظیم الشان جمہوری نظام تشکیل دیا گیا۔

ازمنہ وسطیٰ کئی اعتبار سے یورپ کے زوال و انحطاط کا زمانہ تھا لیکن جمہوریت اور حق رائے دہی کی تاریخ میں یہ زمانہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس دور میں جن مصائب کا سامنا ہوا اور جو نازک حالات پیش آئے ان کا نتیجہ تمام خرابیوں کے باوجود اس حد تک اچھا نکلا کہ حکمرانوں کی مطلق العنانی دستوری سانچے میں ڈھلنے لگی۔ جمہوری اور نمائندہ ادارے قائم ہوئے اور جمہوریت نئے انداز میں نمودار ہوئی۔ اس زمانے میں حکمران کے اقتدار کو محدود قرار دینے کا تصور مقبول ہو رہا تھا۔ چنانچہ اس دور کے نظریہ سازوں نے بھی دستوری و جمہوری نظام حکومت کو ترقی دینے میں نمایاں حصہ لیا۔ ٹامس اکوٹناس نے اپنی کتاب حکمران کا اقتدار میں یہ واضح کیا کہ حکومت دو قسم کی ہوتی ہے، ایک تو مفاد عامہ کا لحاظ رکھنے والی اور دوسری حکمران کے مفاد کا خیال کرنے والا۔ انصاف پر مبنی حکومت وہی ہے جو مفاد عامہ کا خیال رکھے کیونکہ حکومت کا بنیادی مقصد رعایا کے لئے اچھی اور پُر امن زندگی مہیا کرنا اور اس کو ترقی دینا ہے۔

قرون وسطیٰ کے یورپ میں سیاسی اور جمہوری اداروں کی بحالی کے لئے جو کوششیں کی گئیں وہ عہد جدید کے یورپی تصور جمہوریت کا پیش خیمہ ثابت ہوئیں۔ یورپ کے احیائے نو کے لئے کی جانے والی جدوجہد کا سبب وہ بیشمار سماجی اور معاشی عناصر تھے جنہوں نے صدیوں تک وہاں کے عوام کو جہالت اور افلاس میں مبتلا کر رکھا تھا۔ یورپ کی ذہنی ارتقاء کی تحریکوں کے آغاز کے بنیادی طور پر دو اسباب تھے۔ ایک تو آٹھویں صدی عیسوی میں عربوں کا ہسپانیہ پر قبضہ جس کی بدولت اس خطے نے آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی ترقی کا نظارہ کیا اور تہذیبی طور پر دنیا کا ایک قیمتی جوہر قرار پایا۔ یہاں قرطبہ، غرناطہ، طنجہ اور اشبیلیہ کی عظیم الشان یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ یورپ بھر سے علم کے متلاشی ان درسگاہوں میں آتے اور اپنی پیاس بجھاتے۔ یہاں سے چکا چوند کر دینے والے افکار کا خزینہ لے کر جب وہ اپنے ملکوں کو لوٹتے تو جہالت اور گھٹن کا احساس شدید ہو جاتا اور وہ اپنے سماج کی متعصب و تنگ نظر روایات کے خلاف صف آرا ہو جاتے۔ فلسفے کی لاطینی و یونانی کتابیں جو یورپ کے سرکاری خزانے میں محفوظ تھیں بلاد اسلامیہ میں ترجمہ ہو کر ہر خاص و عام کی دسترس میں پہنچ چکی تھیں۔ خود انجیل اس وقت تک یورپی زبانوں میں ترجمہ نہیں ہوئی تھی اور یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ چند عیسائی مذہبی مبلغین نے بھی مسلم اساتذہ کے سامنے دو زانو ہو کر اپنی مذہبی تعلیم حاصل کی تھی۔ دوسرا سبب جو یورپ میں ذہنی بیداری کی تمہید ثابت ہوا وہ اچانک صلیبی جنگوں کا چھڑ جانا تھا۔ ان جنگوں کے نتیجے میں غیر متوقع طور پر یورپ کا اجڈ شہری بلاد اسلامیہ کے مہذب اور وسیع النظر معاشرے سے رابطے میں آ گیا۔ مشرقی آداب اور عربی زبان و فن تعمیر یورپ میں فیشن کے طور پر رائج ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی مشرق کے سیاسی افکار کی یورپ تک رسائی ہوگئی۔ چنانچہ اس دور کی تاریخ پڑھیں تو ایسا لگتا ہے کہ یورپ میں روایت پسند اور ترقی پسند باہم جنگ و قتال میں مصروف ایک دوسرے کے خون کی ہولی کھیل رہے تھے۔ اس زمانے میں جب چرچ زمین کی ماہیت اور گولائی کی بات کرنے والے کو زندہ جلا دیا کرتا تھا، اہل عرب کُرّوں کی مدد سے جغرافیے کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ چنانچہ علم اور حق کی چاشنی چکھنے کے بعد یورپی ترقی پسند کسی صورت قدیم جہالت، استبداد اور آمریت کو برداشت کرنے پر تیار نہ تھے۔ بنیادی طور پر اس وقت وہاں کے عوام چرچ اور دربار شاہی کے باہم گٹھ جوڑ کی وجہ سے شدید محرومی کا شکار تھے۔ پوپ اور بشپ وسیع ترین اختیارات و اراضی کے مالک بن چکے تھے۔ کلیسا کی دولت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی تھی۔ پوپ شہزادوں کی آن بان سے زندگی گزارتے اور عوام کو مجبور کیا جاتا کہ وہ بادشاہ کے علاوہ کلیسا کو بھی ٹیکس ادا کریں۔

بڑھتے اختیارات نے پوپ شاہی کے دل و دماغ پر دنیائے عیسائیت کی شہنشاہیت کے حصول کا بھوت سوار کر دیا اور اس کا منطقی نتیجہ بادشاہوں کی رومن کیتھولک چرچ کے اسقف اعظم کے ساتھ مسلسل جاری رہنے والی آویزش کی صورت میں نکلا۔ دونوں میں سے ہر ایک عوام کو ساتھ ملا کر دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا۔ عام آدمی ہر قسم کے مذہبی و سیاسی حقوق سے محروم، کفر و لادینی کے فتوے سے خوفزدہ، ریاستی جبر سے سہما ہوا اور بھاری محصولات سے ادھ موا ہو چکا تھا۔ کلیسا نے عوام الناس کے ذہنوں میں موجود جنت و دوزخ کی کنجیاں اپنے قبضے میں کر رکھی تھیں اس کا نتیجہ بالآخر پوپ کے استبداد کے خلاف عام بغاوت کی صورت میں نکلا۔ ہر ملک کا شاہی دربار پورے براعظم یورپ میں پوپ کا اقتدار قائم ہونے سے خوفزدہ تھا۔ چنانچہ اس بغاوت میں عوام کا ساتھ دیا گیا۔ نتیجتاً خود کلیسا میں اصلاح کی تحریکیں شروع ہوگئیں۔ پوپ کے ربانی اختیارات و حقوق سے منکر پروٹسٹنٹ فرقہ وجود میں آیا اور خود چرچ میں وائک لف اور مارٹن لوتھر جیسے لوگ پیدا ہوئے۔

وائک لف چودھویں صدی میں آکسفورڈ کا پڑھا ہوا فلسفی پادری تھا۔ اس نے کلیسا کی بدعنوانیوں اور غیر معقولیت پر کھل کر تنقید کی۔ بائبل کا انگریزی ترجمہ کیا اور غریب پادریوں کو منظّم کیا۔ سولہویں صدی میں جرمن راہب مارٹن لوتھر نے عوامی حقوق کے لئے آواز بلند کی۔ اسی زمانے میں چھاپہ خانہ بھی ایجاد ہو گیا اور آمر کلیسا کے لئے آواز حق کو مزید دبانا ممکن نہ رہا۔ اگرچہ اس کے بعد بھی مختلف مذہبی فرقوں کی خونریز آویزش جاری رہی لیکن کلیسائی اقتدار کے خاتمے سے پہلے ہی عوام میں درباری استبداد کے خلاف نفرت بھی پروان چڑھتی رہی۔

ابھی عوام نے اتنی طاقت حاصل نہیں کی تھی کہ وہ یک بہ یک دربار شاہی کو اس کے انجام تک پہنچا دیں لیکن عوام سے بادشاہوں کی دوری نے خود انہیں اتنا کمزور کر دیا کہ تمام مغربی یورپی ممالک اشرافیہ کے ہاتھوں میں کھلونا بن گئے۔ خاص طور پر برطانیہ میں لوگ جان و مال کی امان مقامی جاگیرداروں سے حاصل کرتے جس کے

بدلے میں انہیں ایسی شرائط پر زندگی گزارنی ہوتی جو غلامی سے کچھ ہی بہتر ہوتیں۔ زرعی غلامی یورپ میں رواج پا رہی تھی۔ شخصی آمریت سے لوگ نفرت کرتے اور بادشاہ کو اپنے مصائب کا سبب گردانتے۔ چنانچہ جاگیردار طبقہ مضبوط ہوتا گیا۔ بالآخر برطانیہ کے جاگیرداروں نے شاہ کے اختیارات کو کم کرنے کے لئے عوام کے ساتھ مل کر ’’میگنا کارٹا‘‘ حاصل کرلیا۔ میگنا کارٹا یا ’’منشور اعظم‘‘ حاصل کرنے والے جاگیردار عوام کے ہمدرد نہ تھے۔ اگرچہ اس مسودہ قانون کے ذریعے عوام کو بھی جاگیرداروں کے ساتھ کچھ حقوق مل گئے لیکن جن نائٹس نے اس پر دستخط کروا کر انگلستان کے بادشاہ کو بے اختیار بنانے کی کوشش کی تھی وہ دراصل اشرافیہ کا راج قائم کرنے کے خواہاں تھے۔ تاہم، اس منشور اعظم کو حق خودارادیت اور انسانی حقوق کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کی بدولت پہلی مرتبہ انگلستان کے عوام کو یہ حقوق ملے کہ کوئی شخص اس وقت تک محروم ازاملاک، خارج از قانون یا جلاوطن نہ کیا جائے گا یا اسے کسی اور طریقے سے نقصان نہیں پہنچایا جائے گا جب تک قانون اسے سزا نہ سنا دے۔ نیز کسی سے انصاف کرنے میں تاخیر نہیں کی جائے گی۔ یہ مسودہ قانون 1215ء میں جاری ہوا۔ اس مسودے کی بدولت جمہوریت پسندوں کو محض ایک جزوی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ تاہم انہوں نے ہمت ہارے بغیر جدوجہد جاری رکھی۔

اس عرصے میں مغرب میں ایسے عظیم مفکرین پیدا ہوئے جنہوں نے جدید یورپ کے عمرانی اور سیاسی تصورات کو واضح شکل دی۔ ان مفکرین نے جو مختلف افکار پیش کئے ان میں معاہدہ عمرانی کا نظریہ اس لحاظ سے دلچسپ ہے کہ اس کی حقیقت کو تسلیم تو ہر مفکر نے کیا لیکن اس کی بدولت حق خودارادیت اور جمہوری و انسانی حقوق کی مختلف تاویلات پیش کی گئیں۔ معاہدہ عمرانی کا تصور مشہور مسلم مفکر فارابی کے الفاظ میں یوں ہے۔ عوام اور خواص کے درمیان طے پانے والا سمجھوتا، جس کے مطابق خواص یا شاہی دربار عوام کے جان و مال کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور بدلے میں عوام حکمران کی اطاعت کا طوق اپنے گلے میں ڈالتے ہیں۔ اس باہمی تعلق کے لئے معاہدہ عمرانی کی اصلاح سب سے پہلے تھامس ہابس نے استعمال کی۔ اس کا خیال ہے کہ اس معاہدے کے تحت افراد نے اپنی فطری آزادی سے دستبرداری کا اعلان کیا اور اطاعت و ماتحتی کو تسلیم کرلیا لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ تحکم نے یکطرفہ شکل اختیار کرلی اور ملوکیت نے اس جذبے کو کچل کر رکھ دیا۔ جس کے تحت انسان نے مقتدر اعلیٰ پر اعتماد کیا تھا۔ ہابس کلیسا کو بھی ریاست کے ماتحت رکھتا ہے اور عوام کو مقتدر اعلیٰ کی مرضی کا پابند قرار دیتا ہے۔ تاہم وہ مقتدر اعلیٰ کے لئے عوام کی فلاح و بہبود کا لحاظ رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔

ہابس کے برعکس اس کے ہم عصر جان لاک نے مقتدر اعلیٰ کو تمام اختیارات سونپنے کے بجائے ’’تفریق اختیارات‘‘ کا نظریہ پیش کیا۔ وہ مقتدر اعلیٰ کو اجتماعی مفادات کے لئے قانون سازی کا اختیار اس شرط کے ساتھ دیتا ہے کہ اس میں عوام کی مرضی کا خیال رکھا جائے لیکن وہ انفرادی معاملات میں حکمران کی دخل اندازی کے خلاف ہے اور ساتھ ہی ہابس کے برخلاف جان لاک کا خیال ہے کہ معاہدہ عمرانی کی خلاف ورزی کرنے والے حکمران کو معزول بھی کیا جاسکتا ہے۔ لاک کے بعد جس مفکر نے معاہدہ عمرانی کی ایک نئی جہت پیش کی دنیا اسے روسو کے نام سے جانتی ہے۔ وہ لاک کے خیالات سے متفق تھا لیکن اس کا کہنا تھا کہ عوام خود مقتدر اعلیٰ ہیں۔ روسو کے ہی تصورات انقلاب فرانس کی بنیاد بنے اس کا یہ قول کہ فطرت نے انسان کو آزاد پیدا کیا تھا لیکن وہ ہر جگہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ فرانسیسی انقلاب کا نعرہ بن گیا۔ لاک کے نظریات پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دستور کی بنیاد رکھی گئی جس میں انفرادی حقوق اور فلاحی ریاست کے قیام پر زور دیا گیا ہے۔

اسی سلسلے کے عظیم مفکرین میں ایک نام ایڈمنڈ برک کا ہے۔ جو 18ویں صدی عیسوی میں آئرلینڈ میں پیدا ہوا۔ امریکی نوآبادیات کی آزادی کے لئے اس کی جدوجہد اور آئرلینڈ و ہندوستان کے معاملے میں بھی اس کے نظریات آزاد اور پُرجوش معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ کوئی بھی حکومت جبروتشدد کی پالیسی کو اپنا کر کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اس کا کہنا تھا، سوال یہ نہیں کہ تمہیں لوگوں کی زندگی کو برباد کرنے کا اختیار ہے۔ لیکن کیا تمہارے حق میں یہ بہتر نہیں ہوگا کہ تم انہیں خوش و خرم رکھو۔ ان مفکرین کے علاوہ بیرن ڈی مانٹسکیو فرانس کا مشہور سیاسی فلسفی تھا۔ اس کے نظریات نے امریکہ اور فرانس کے دستور کی تدوین میں اہم کردار ادا کیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم عام ہونے کے ساتھ ان مفکرین کے خیالات بھی عام آدمی تک پہنچے اور حریت و حق خودارادیت کے حصول کے لئے حقیقی تڑپ پیدا ہوگئی۔ چنانچہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے برطانوی آبادکاروں نے خود برطانوی حکومت کی خودغرضی اور جابرانہ ٹیکس پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور دیگر ملکوں کے آبادکاروں کے ساتھ مل کر امریکہ میں نئے تہذیب و تمدن اور سیاسی نظام کی بنیاد رکھی، ان حریت پسندوں کو برطانوی درآمدات پر حکومت برطانیہ کو ہی ٹیکس دینے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔ بالخصوص چائے پر ٹیکس تمام تر احتجاج کے بعد بھی برقرار رکھا گیا۔ برطانوی آبادکار، جو محبّ وطن امریکی بن چکے تھے۔ ذلت کا یہ طوق گلے میں ڈالنے کو تیار نہ تھے، چنانچہ برطانوی چائے بحر اکاہل کے گہرے پانیوں میں بہا دی گئی اور ساتھ ہی استعمال کے خلاف جنگ شروع ہوگئی۔ جارج واشنگٹن اس جنگ کے ہیرو کے طور پر چار دانگ عالم میں مشہور ہوئے اور انہوں نے امریکہ کے پہلے صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ ورجینیا میں جارج میسن اور جیفرسن نے اعلان آزادی مرتب کیا، جس کی پہلی شق تھی فطری طور پر تمام انسان مساوی اور آزاد ہوتے ہیں اور ان کو ایسے موروثی حقوق حاصل ہوتے ہیں جن سے انہیں یا ان کی اولاد کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔ ان تصورات کی روشنی میں امریکہ نے محض برطانوی استعمار ہی سے آزادی نہیں حاصل کی بلکہ بعدازاں غلامی کی لعنت کو معاشرے سے ختم کرنے کے لئے شمالی ریاستوں نے جنوب والوں سے جنگ لڑی اور ابراہام لنکن کی سرکردگی میں امریکہ کے سیاہ فام غلام آزاد شہری قرار پائے۔ جو فلاحی ریاست میں رہتے ہوئے اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کے بھی مجاز تھے۔ اس طرح وہ ایک آزاد جمہوری ریاست کے باوقار شہری بن گئے تھے۔

امریکہ کی کامیاب جنگ آزادی نے یورپ کے انقلاب پسندوں کی ہمت میں اضافہ کردیا۔ خاص طور پر فرانس میں اس جنگ آزادی کے اثرات بہت نمایاں تھے۔ فرانس میں اہل کلیسا اور رؤسا کو استثنیٰ کے خاص نظام کے تحت محصولات کی چھوٹ تھی جبکہ مصارف ریاست کا تمام بار متوسط اور نچلے طبقے کے کندھوں پر تھا۔ کسان لگان اور محصول کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے تو متوسط رؤسا کے ہاتھوں مغلوب اور پریشان تھا۔

1787ء میں فرانسیسی بادشاہت دیوالیہ ہوگئی اور اسے مشاورت کی خاطر مختلف طبقات کا اجلاس طلب کرنا پڑا۔ یہ امراء اہل کلیسا اور عوام الناس کا اجتماع تھا۔ اس دور میں عوام کو اپنی دیرینہ بے چینی کے اظہار کا موقع ملا اور عوام کے دیگر طبقوں سے تنازعات نے دیکھتے ہی دیکھتے انقلاب کی شکل اختیار کرلی۔ مطلق العنان بادشاہت کا سرعت سے زوال ہونے لگا۔ عوام نے باسٹائل کے عقوبت خانے پر دھاوا بول کر قیدیوں کو چھڑوالیا۔ کلیسا کی وسیع جائیداد پر قبضہ کرلیا گیا اور بادشاہ و ملکہ نے اپنے غیرملکی دوستوں اور اشرافیہ کے تعاون سے بیرون ملک فرار ہونے کی کوشش کی تو انہیں گرفتار کر کے پیرس واپس لایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی فرانس جمہوری جذبے کی روشنی سے دمک اٹھا۔ جمہوریت کا اعلان کردیا گیا، بادشاہ پر مقدمہ چلا کر اسے گردن زدکر دیا گیا۔ غداروں کی بیخ کنی کی گئی اور نوجوان جوق در جوق ری پبلکن فوج میں شامل ہوگئے۔ اس انقلاب کے بعد فرانس کو اپنی منزل فوراً نہیں مل گئی، ابھی اسے ایک مستحکم جمہوریہ بننے میں نصف صدی اور انتظار کرنا تھا، لیکن وہاں ایک عام آدمی کو اپنی اہمیت کا اچھی طرح اندازہ ہوگیا۔ میگنا کارٹا سے انقلاب فرانس تک پے درپے ایسے واقعات ہوئے کہ مطلق العنانی کے دن انگلیوں پر گن لئے گئے اور اس طرح انفرادی حقوق اور آزادی فکر جو کبھی سقراط جیسے دیوانے کا خواب تھی، بیسویں صدی کے نصف میں کہیں جا کر اس طرح حقیقت بنی کہ اقوام عالم کو یکے بعد دیگرے آزادی اور حق خودارادیت ملتا چلا گیا۔

امریکہ کی جنگ آزادی نے جہاں اقوام عالم کو حریت اور جمہوریت کی راہ دکھائی وہیں اس ملک نے بعدازاں استعمار کی شکل اختیار کرکے جمہوریت اور آزادی کی بیخ کنی شروع کردی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جب یورپ کی تھکن سے چور استعماری قوتیں اپنی تعمیر نو میں مصروف تھیں اور امریکی دباؤ پر دنیا بھر سے اپنی نوآبادیاں ختم کر رہی تھیں۔ امریکہ کو پہلی مرتبہ کرہ ارض پر کھل کھیلنے کا موقع ملا اور بیسویں صدی کے نصف میں امریکہ کا کردار جارج واشنگٹن اور ابراہام لنکن کے تصورات سے قطعاً متضاد نظر آیا۔ امریکہ نے سب سے پہلے تو یورپی استعمار کی خالی کی ہوئی مسند سنبھالی اور اس کے بعد سے اب تک کبھی دنیا کو کمیونزم سے بچانے کے نام پر کبھی کسی ملک کے ممکنہ جارحانہ اقدامات کی روک تھام کے لئے اور کبھی دہشت گردی کے خلاف جنگ کا ڈھنڈورا پیٹ کر وہ مسلسل دنیا بھر کے ملکوں کے معاملات میں مداخلت اور دباؤ کی پالیسی پر گامزن ہے، سیاسی رشوت اور معاشی ناکابندیاں اس کے مؤثر ترین ہتھکنڈے ہیں، اقوام متحدہ تو خیر اس کے ارادوں اور عزائم کا اکھاڑا ہے ہی لیکن اب تو وہ اپنی خواہشات پوری کرنے کے لئے بعض اوقات اس سے رسمی منظوری لینا بھی ضروری خیال نہیں کرتا۔ واشنگٹن اپنے مفادات کے لئے آمرانہ حکومتوں کی پشت پناہی کرتا ہے اور اپنے حاشیہ بردار آمروں کے خلاف چلنے والی جمہوری تحریکوں کی اخلاقی حمایت کے بجائے انہیں کچلنے میں درپردہ طور پر آمروں کا ساتھ دیتا ہے۔ جارج بش کا امریکہ، جارج واشنگٹن کا امریکہ سے بالکل ہی مختلف نظر آتا ہے۔ اب امریکی پشت پناہی پر ملکوں میں انقلاب لائے جاتے ہیں اور جب تک امریکہ کی مرضی ہو انقلابی راہنما آسمان پر رہتے ہیں اور پھر امریکی عزائم کی خلاف ورزی کرنے پر انہی انقلابی راہنماؤں کو عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت کرہ ارض پر بچے بچے کی زبان پر ہے۔ حتیٰ کہ اب ایسے حقائق کو سمجھنے کے لئے کہ کیسے امریکہ کسی ملک کا انتظامی ڈھانچہ تباہ کردیتا ہے، کسی غیرمعمولی لیاقت کی بھی ضرورت نہیں رہی ہے۔

حق رائے دہی کی تاریخ جمہوریت کے عشاق کے لہو سے رنگین ہے اور اس داستان کی سرخی عام آدمی کے خون سے لکھی گئی ہے لیکن المیہ

یہ ہے کہ پاکستان جیسے ملکوں میں ووٹ کا حق عام آدمی یا مزدور اور کسان کی اس کے دیگر حقوق کے حصول میں مددگار نہیں بن سکا ہے۔ یہ کیسی مساوات ہے کہ ووٹ کا حق تو جاگیردار اور مزارع دونوں کے پاس ہے لیکن مزارع کے ووٹ سے ہمیشہ جاگیردار ہی اسمبلی میں پہنچے اور پھر قانون جاگیردار کے اختیارات کے آگے بے بس ہو کر اور ہاتھ باندھ کر کھڑا رہے لیکن مزارع پر وہ وڈیرے کی حکومت کا کوڑا بن کر برسے۔ ناخواندہ عام غریب آدمی جو ووٹ سے اپنی قسمت نہیں بدل سکتا آخر ایسی سیاسی مساوات کا کیا کرے جس میں وہ بعض اوقات اپنے نمائندے منتخب تو کر لیتا ہے مگر ان سے کبھی بھی جواب دہی کا اختیار نہیں رکھتا۔ درحقیقت سیاسی حقوق کی ادائیگی سے پہلے سیاسی شعور پھیلانا ضروری ہے، ورنہ بدعنوان انتخابی نظام میں عام آدمی ووٹ دینے گھر سے نہ بھی نکلے تب بھی مخصوص چہرے اس کے نمائندے کے طور پر اسمبلی میں پہنچتے رہیں گے اور اس کی قسمت کے فیصلے کرتے رہیں گے۔

بقیہ صفحہ 3 محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب

اور آپ برا نہ منا جائیں بعض دفعہ کمپیوٹر سیکشن میں موجود کسی دوسرے کارکن کو بلانا پڑتا۔ لیکن آفرین ہے اس عظیم ہستی پر کہ کبھی اس بات کا ذرہ بھر احساس نہ ہونے دیا کہ آپ کو ڈسٹرب کیا گیا ہے بلکہ نہایت ہی بشاشت کے ساتھ ہر دفعہ نہایت تحمل سے بات سنتے اور پھر مطلوبہ ضرورت پوری کرنے کی بھرپور کوشش فرماتے۔ یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی اور وسعت حوصلہ کی عظیم مثال ہے جس کو خاکسار کبھی فراموش نہ کر سکے گا۔ یقیناً آپ کا مبارک وجود ایک نافع الناس وجود تھا۔ آپ کی زندگی بھی عظیم تھی اور قربانی بھی عظیم ہے۔ خدا اس مقدس وجود پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

انور ندیم علوی نے کیا خوب کہا ہے

اپنے خوں سے تو نے ''قادر'' جو جلایا ہے چراغ
نفرتوں کی آندھیوں میں وہ دیا بجھتا نہیں
قطرہ قطرہ خونِ ''قادر'' کہہ رہا ہے ہم نشیں!
جو قتیلِ راہ حق ہو وہ کبھی مرتا نہیں

جہاں تک شہید مرحوم کا تعلق ہے تو ہم اپنے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مبارک الفاظ میں یہی کہتے ہیں:۔

''اے شہید! تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور ہم سب آ کر ایک دن تجھ سے ملنے والے ہیں''۔

زندہ باد۔ غلام قادر۔ پائندہ باد

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور والدین کی میٹنگز

(Parents Teachers Association) P.T.A کی میٹنگز کا عام طور پر پاکستان کے اکثر تعلیمی اداروں میں رواج نہیں ہے اور نہ ہی بعض لوگ اس کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ ہیں۔

تعلیمی اداروں میں طلبا، والدین اور ٹیچرز کا ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاقات طلباء و طالبات کی شاندار کامیابیوں کا ضامن ہوتا ہے چونکہ طلباء کے کردار کی تشکیل میں والدین گھر میں اور اساتذہ سکول کے ماحول میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں، اصل میں طلباء کی تعلیمی، معاشرتی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے والدین اور اساتذہ کا اشتراک و تعاون لازم وملزوم ہیں۔

آج کل کے تعلیم یافتہ ترقی کے دور میں والدین سے مشاورت اور ان کے بچوں کی کارکردگی سے والدین کو آگاہ کرنا ازحد ضروری ہو چکا ہے، والدین گھر بیٹھے اپنے بچوں کی کلاس ورک اور ہوم ورک کی کاپیاں چیک کر کے متعلقہ ٹیچرز کے ان پر دیئے گئے ریمارکس کو پڑھ کر اپنے بچوں کی بہتر سے بہترین کارکردگی کی خاطر تعلیمی اداروں سے رجوع کرتے ہیں اور تعلیمی ادارے بھی بعض اوقات والدین سے مشاورت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اس طرح نہ صرف طلباء اور والدین کی بلکہ ٹیچرز کی راہنمائی بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہتی ہے، اس میل ملاقات کے لئے Parents Teachers Association کا Forum بہترین اور فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

ابتداء میں جب ہم نے نصرت جہاں اکیڈمی P.T.A کی میٹنگز کا آغاز کیا تو بعض والدین اس فورم کو صرف نکتہ چینی کا فورم سمجھنے لگے اور جب بھی میٹنگ بلائی جاتی رہیں، صرف تنقید برائے تنقید ہوتی رہی، آہستہ آہستہ والدین کو یہ سمجھ آنے لگی کہ P.T.A کی میٹنگ کے فوائد کیا ہیں، P.T.A کی میٹنگ کے مقاصد کیا ہیں۔

1۔ والدین اور ٹیچر مل کر صلاح مشورہ کر کے طلباء کی بہتری کے منصوبے بنائیں۔

2۔ تعلیمی ادارے سال کے شروع اور ہر ٹرم کے شروع میں میٹنگ بلا کر والدین کو Confidence میں لیں کہ وہ بچوں کی تعلیمی، معاشرتی اور اخلاقی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہتے ہیں اور والدین سے اس سلسلہ میں کیا تعاون درکار ہے۔

3۔ اسی طرح بعض اوقات تعلیمی اداروں کے پاس بنیادی سہولتوں کا فقدان ہوتا ہے اور کلاس روم اور سکول کے ماحول کو تدریس کے لئے سازگار بنانے کے لئے فنڈز کی کمی ہوتی ہے، ایسی میٹنگز میں مخیّر حضرات خود بخود آگے آ کر سکول کو ٹھنڈے پانی کے کولر، پنکھے، جنریٹر، کھیلوں اور سائنس کا سامان، سکول وین اور سوئی گیس کی فراہمی جیسی سہولتیں مہیا کر دیتے ہیں۔

4۔ اگر وہ سکول کو visit نہ کریں تو سکول کی ضرورتوں کا بھی احساس نہیں ہوتا اور نہ وہ ایسے صدقہ جاریہ اور کار خیر میں حصہ لے سکتے ہیں، ایسی میٹنگز اس لحاظ سے بھی بڑی سودمند ثابت ہوتی ہیں۔

5۔ کمزور طلباء کے لئے extra کلاسز لگائی ہوں، طلباء کی راہنمائی کرنی ہو تو اس سلسلہ میں بھی ایسی میٹنگز مشاورت اور راہنمائی کے مواقع میسر کرتی ہیں۔

6۔ سکول کے رزلٹ کو بہتر بنانے کے طریق کار، علمی و ادبی مقابلہ جات کی تیاری میں والدین کی مدد حاصل کی جاتی ہے۔

7۔ والدین کو کلاس وائز بلا کر P.T.A کے ذریعہ طلبا کے تمام قسم کے مسائل والدین کے سامنے رکھ کر باہمی مشورہ سے ان کے حل نکال لئے جاتے ہیں۔

8۔ ہم نصابی سرگرمیوں کے پروگرام طے کر لیئے جاتے ہیں۔

9۔ بعض تعلیمی اداروں میں P.T.A کی ایگزیکٹو کا باقاعدہ انتخاب کے ذریعہ چناؤ کر لیا جاتا ہے اور اُن کی وقتاً فوقتاً میٹنگز بلا کر اہم معاملات پر رائے لی جاتی ہے۔

10۔ والدین اور ٹیچرز کی بار بار ملاقاتوں سے طلبا پر اُن کی پڑھائی، اُن کی اخلاقی اقدار پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

11۔ خاکسار نے اس سے ساری زندگی بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں بہت فائدہ اٹھایا ہے اور طلبا اور والدین سے قریبی روابط نے ہمیشہ ہی نیک اثرات مرتب کئے ہیں۔

آجکل کے دور میں بعض اوقات بعض والدین بچوں کو تعلیمی اداروں میں داخل کروا کر بے خبر ہو جاتے ہیں اور بعض پرائیویٹ سکول بڑی بڑی فیس وصول کرتے ہیں۔ بعض والدین کے نزدیک فیس جتنی زیادہ ہو گی پڑھائی بھی اُتنی زیادہ اچھی ہو گی، یہ مفروضہ بالکل غلط ہے، آج کل کے جدید دور میں جہاں انگلش میڈیم سکولز / O لیول اور A لیول کے امتحانات دلواتے ہیں اور تعلیم خاصی مہنگی ہو گئی ہے، میرے نزدیک ٹیچرز خواہ کسی بھی تعلیمی ادارے میں کام کر رہے ہوں، جتنا زیادہ رابطہ وہ والدین سے رکھیں گے اور بچوں کی راہنمائی کے لئے دوطرفہ تعاون ہر لحاظ سے مفید ثابت ہو گا۔

بعض والدین عدیم الفرصتی کا بہانہ بنا کر بچوں کے تعلیمی کیریئر کے دوران کبھی بھی بچوں کے سکول میں نہیں جاتے اور نہ ہی ٹیچر کو جانتے ہیں نہ پرنسپل سے رابطہ میں رہتے ہیں، میرے نزدیک وہ اپنے بچوں پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں، خاکسار اکثر P.T.A کی میٹنگز میں جس بات پر زیادہ زور دیتا ہے وہ یہ درخواست ہوتی ہے کہ والدین کو جب بھی سکول میں بلایا جائے انہیں بشاشت قلبی کے ساتھ دوڑ کر فوراً سکول سے رابطہ کرنا چاہئے۔ وجہ یہ ہے کہ اگر آپ کے بچے کی خاطر آپ کو سکول انتظامیہ نے بلایا ہے یا P.T.A کی میٹنگ بلائی ہے۔ تو اس میں آپ کے بچوں کے تعلیمی مسائل یا تربیتی مسائل Discuss ہوں گے اور جب باہمی مشورہ سے اس کا حل نکالا جائے گا تو زیادہ فائدہ تو والدین کا ہی ہو گا جن کے بچے کی اس صلاح و مشورہ کے عمل سے اصلاح ہو جائے گی اور اس کی کارکردگی بہتر سے بہترین کی جانب سفر کرنا شروع کر دے گی۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اپنے بچہ کی خاطر شرمندگی اُٹھانا پڑے گی، یہ تھانہ (Police Station) نہیں، تعلیمی ادارے تعلیمی اور تربیتی درس گاہیں ہوتی ہیں اور بچے سیکھنے اور سکھانے کے عمل سے گزر رہے ہوتے ہیں اس لئے بلا جھجک سکول انتظامیہ سے جہاں آپ کے بچے زیر تعلیم ہوں، رابطے میں رہنا چاہئے۔ خاکسار نے دیکھا ہے کہ بعض والدین بغیر بلائے باقاعدہ سکول میں ٹیچرز سے پرنسپل سے اپنے بچوں کے بارے میں متفکر ہوتے ہیں اور ان کی ہر قسم کی کارکردگی سے واقفیت حاصل کر کے انہیں مسابقت کی روح کے ساتھ آگے بڑھنے کی تلقین اور حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ ایسے بچے خدا کے فضل سے بہت جلد جلد اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے غیر معمولی نتائج دکھانے شروع کر دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں میری استدعا دوطرفہ ہے، ایک تو والدین کو جب بھی P.T.A کی میٹنگز میں جائیں، پوری تیاری کر کے جائیں اور بے شک سکول انتظامیہ کی خامیوں کو بھی اجاگر کریں لیکن تنقید تعمیری ہو تو ہر حال میں بہتر ہوتی ہے، دوسری طرف جہاں کمی ہو کوئی کمزوری ہو سکول انتظامیہ کو بھی ٹھنڈے دل سے ایسی تنقید کو سن کر جواب دینے کی بجائے برداشت کا حوصلہ رکھیں اور اپنی کمزوری کو مان کر اس کی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ اس سے دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ حوصلے سے سنیں، کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں، خوشگوار سازگار ماحول میں بات چیت ہونی چاہئے، کوئی انسان اپنی ذات میں عقل کل نہیں اور پھر سیکھنے اور سکھانے کا عمل تو قبر تک جاری وساری رہتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عرفان احمد صاحب شادیوال ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

ہماری پیاری بیٹی دیا مسکان واقفہ نو نے مورخہ 29 جون 2011ء کو بعمر ساڑھے چار سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت پائی ہے۔ مورخہ 30 جون کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں بچی سے قرآن کریم سنا گیا اور دعا ہوئی۔ بچی مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب (مرحوم) شادیوال کی پوتی، مکرم اعجاز احمد صاحب کی نواسی اور مکرم مرزا محمد ابراہیم صاحب گجرات کی نسل سے ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو اس کے دل کا نور بنائے اور باقاعدہ تلاوت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری شوکت حیات مانگٹ صاحب اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد لکھتے ہیں۔

مکرم چوہدری شہادت خان صاحب مانگٹ سابق امیر ضلع حافظ آباد ان دنوں شدید علیل ہیں۔ خرابی جگر کا عارضہ تو بڑی دیر سے ہے ان دنوں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مظفر احمد ظفر صاحب خاناں میانوالی ضلع نارووال اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ کھوکھر والی ضلع نارووال بیمار ہیں ۔ اب طبیعت بہتر ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفاء عطا فرمائے اور کمزوری بھی دور کرے۔

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم برادرم فیض الحق صاحب بوبک آف حافظ آباد سابق مددگار کارکن دفتر دارالذکر لاہور کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جو آپریشن کے بعد جوڑ دی گئی ہے۔ کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے میں ابھی دشواری ہوتی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا تعالیٰ صحت و تندرستی والی عمر عطا فرماوے۔ آمین

اسی طرح موصوف کی اہلیہ محترمہ بھی اعصابی تکلیف ، شوگر اور چند دیگر عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہے موصوفہ کی صحت و تندرستی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب ۔نعیم الیکٹرک سٹور ریلوے روڈ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد مکرم ٹھیکیدار محمد سلیم صاحب کولہے میں فریکچر کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان دنوں کمزوری بہت زیادہ ہے کھانا پینا بھی بس واجبی سا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد مکمل شفا عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی ایس: کمپیوٹر سائنسز، انفارمیشن مینجمنٹ، اپلائیڈ اکاؤنٹنگ، سوشل سائنسز، اکنامکس اینڈ فنانس، بی بی اے

بی ایس سی: الیکٹریکل انجینئرنگ، بی کام (آنرز) ایم بی اے، ایم بی اے برائے پروفیشنل اکاؤنٹس، ایم کام، ایم ایس (کامرس)

ایم ایس: کمپیوٹر سائنسز، اسلامک سٹڈیز (After noon)

ایم فل: کامرس، لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی، کمپیوٹر سائنسز، مینجمنٹ سٹڈیز۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17/اگست 2011ء ہے۔

داخلہ فارم درجہ ذیل ویب سائٹ www.http://admission.ucp.edu.pk سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل ویب سائٹ www.ucp.edu.pk وزٹ کریں۔

فون نمبر: 042-35880007

(نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

ڈالڈا آئل کمپنی کو ایریا سیلز مینیجرز، ٹرینی سیلز آفیسرز اور Territory Sales Officers درکار ہیں۔

آئل اینڈ گیس انڈسٹری کو مختلف آسامیوں کیلئے نوجوان درکار ہیں۔

قطر ائیر لائن کو فی میل Cabin Crew درکار ہے۔

عزیز فاطمہ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج فیصل آباد کو کالج کیلئے سٹاف درکار ہے۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 31 جولائی 2011ء کا انگریزی اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

☆......☆......☆

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب قائد تعلیم انصاراللہ پاکستان

امتحان انعامی وظیفہ اطفال 2011ء

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد نے بطور نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ اطفال میں دینی معلومات کا ذوق پیدا کرنے کے لئے ایک انعامی وظیفہ کا اجراء فرماتا تھا جو سالانہ اجتماع اطفال کے موقع پر منعقد ہوتا تھا۔ یہ مقابلے 1983ء تک یعنی آخری منعقدہ سالانہ اجتماع تک جاری رہے جس کے بعد اس میں تعطل آ گیا۔ اب جبکہ علمی ریلی اطفال کا انعقاد باقاعدگی سے ہو رہا ہے، مجلس انصاراللہ پاکستان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں اس انعامی مقابلے کے احیاء کی درخواست کی جو حضور نے ازراہ شفقت و احسان منظور فرمالی۔ اس مقابلہ میں اول آنے والے طفل کو سند امتیاز اور بارہ ہزار روپے نقد انعام اور دوم آنے والے طفل کو سند امتیاز اور چھ ہزار روپے نقد انعام دینے کا اعلان کیا گیا۔

امسال اطفال الاحمدیہ پاکستان کی علمی ریلی مورخہ 16 اور 17 جولائی کو منعقد ہوئی۔

اس امتحان کے لئے درج ذیل نصاب مقرر کیا گیا تھا۔

نصاب

☆ کامیابی کی راہیں ہر چہار حصص
☆ مختصر تاریخ احمدیت
☆ کتابچہ ''معلومات''
☆ نصاب واقفین نو
☆ کتابچہ ''دینی معلومات''
☆ ''ہمارا آقا''
☆ خلفائے راشدین (دور اول و ثانی) کی سیرت و سوانح پر مشتمل کتابچے

یہ مقابلہ دو حصوں پر مشتمل تھا (i) تحریری (ii) زبانی۔

تحریری امتحان کے لئے 40 سوالات پر مشتمل پرچہ تیار کیا گیا۔

مجلس انصاراللہ پاکستان کے دو نمائندگان مکرم منور احمد صاحب تنویر، مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب نے پرچہ لیا۔ 179 اطفال میں سے 21 اطفال نے زبانی امتحان کے لئے کوالیفائی کیا۔

اطفال سے زبانی سوالات پوچھنے کے لئے مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے ایک سہ رکنی ٹیم بنا دی گئی تھی۔ جس کے ممبران مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے مکرم مولانا شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب نائب قائد تعلیم تھے۔

زبانی امتحان مورخہ 17 جولائی کو صبح 6:30 بجے تھا۔ یہ مرحلہ بھی بہت دلچسپ رہا۔

اس علمی ریلی کی اختتامی تقریب میں محترم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو نے اول آنے والے طفل کو سند امتیاز اور 12000 روپے نقد انعام اور دوم آنے والے طفل کو سند امتیاز اور 6000 روپے نقد انعام مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے دیا۔ تحریری امتحان میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے دیگر 19 دیگر اطفال کو اسناد شرکت دی گئیں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان نے انعامی وظیفہ اطفال میں پانچ خصوصی انعامات بھی ان اطفال کو اپنی طرف سے دیئے جنہوں نے تحریری امتحان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

اس مقابلہ میں اول و دوم آنے والے اطفال کے نام درج ذیل ہیں۔

اول ۔عزیزم اسد شہزاد۔ دارالنصر وسطی ربوہ
دوم: عزیزم ابتسام احمد۔ دستگیر کراچی

☆......☆......☆......☆

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

داخلہ فرسٹ ائیر 2011ء

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

۞ اطلاعاً تحریر ہے کہ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ائیر کے داخلوں کا آغاز ہو رہا ہے داخلے کی خواہشمند طالبات مورخہ 3/اگست 2011ء سے کالج ہذا کے دفتری اوقات میں پراسپیکٹس حاصل کریں۔ داخلہ فارمز پر کر کے مورخہ 15/اگست 2011ء تک جمع کروائیں۔ انٹرویو مورخہ 16 تا 18 اگست ہوگا۔ انٹرویو میں اصل دستاویزات اور مصدقہ فوٹو کاپیاں (2عدد) فارمز کے ساتھ منسلک کریں۔ انٹرویو میں اصل دستاویزات کو سندات پیش کرنا ہوں گی۔

1۔ میٹرک کی سند یا رزلٹ کارڈ اور اولیول کی صورت میں Equalance Certificate
2۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ
3۔ والد یا سرپرست کا شناختی کارڈ
4۔ بورڈ مختلف ہونے کی صورت میں NOC
5۔ دو عدد فریش پاسپورٹ سائز تصاویر

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

ضرورت کارکنان

دفتر صدر عمومی ربوہ کے خدمت خلق سنٹر میں کارکنان کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ امیدوار میں درج ذیل قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔

ربوہ کا رہائشی ہو، کم از کم میٹرک پاس ہو، عمر 25 سے 35 سال ہو، صحت مند ہو، اپنا ذاتی اسلحہ لائسنس ہو، موٹر سائیکل چلانا جانتا ہو، ڈرائیونگ لائسنس ہو، نیز ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

امیدواران مورخہ 7/اگست 2011ء تک درخواستیں دے سکتے ہیں۔ 9/اگست 2011ء کو انٹرویو ہوگا۔ انٹرویو کیلئے علیحدہ اطلاع نہیں دی جائے گی۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

گمشدہ سائیکل و فائل

۞ مکرم محمد رمیض قمر صاحب کارکن دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ یکم اگست 2011ء کو مین پھاٹک کے قریب سے خاکسار کی سائیکل اور کیریئر پر پڑی میرے قریبی دوست کی اسٹیٹ لائف کی فائل گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی دوست کو سائیکل و مذکورہ فائل کہیں ملے تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دے یا خاکسار کو مطلع کرے۔

فون نمبر 0321-7715199

ٹیلی فون آپریٹر کی آسامی

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

۞ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ٹیلی فون آپریٹرز کی ضرورت ہے۔ اس شعبہ میں تجربہ رکھنے والے اور میچور افراد کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے نام جلد از جلد بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

گولڈ کراس کوریئر کی جانب سے خوشخبری
رمضان + عید پیکیج
دنیا بھر میں پارسل بھجوانے کے ریٹ میں نمایاں کمی 20 کلو سے اوپر پارسل یو۔کے 240 روپے جرمنی 280 روپے امریکہ کینیڈا 460 روپے فی کلو دوسری ممالک کے ریٹ میں بھی نمایاں کمی وہی سروس اور وہی معیار جو آپ زیادہ ریٹ میں بک کرواتے ہیں۔ اب زیادہ ریٹ کے چکروں میں نہ آئیں اور وہی سروس ہم سے کم ریٹ میں حاصل کریں۔
بہترین سروس۔ سب سے کم ریٹ
آپ کا بے حد اعتماد آج ہی یہ پیکیج حاصل کرنے کیلئے اپنا پارسل بک کروائیں۔ پارسل گھر سے Pick کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔
اسد رضوان 0315-7250557,
0315-6215901,047-6215901
ریلوے روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

LEARN German LANGUAGE
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

ربوہ میں سحر و افطار 4۔اگست

انتہائے سحر	3:54
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:05

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868 Mob: 0333-6706870
Res:6212867
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

مردانہ، زنانہ اور بچگانہ پیچیدہ اور پرانی امراض کی علاج گاہ
F.B CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
Tariq Market Rabwah
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے
PH:0300-7705078

Love For All Hatred For None
BOJAZ CHASH & CARRY
GAS LINES C.N.G
L.P.G Station
Petroline Filling Station
اسلام آباد ہائی وے پر لہتراڑ روڈ کے سنگم پر پل کھنہ گزر کر اسلام آباد
Tel: 051-2614001-5

FR-10

AEP PROGRAM AFFILIATED WITH
UNIVERSITY OF BALLARAT AUSTRALIA / ATMC
ADMISSIONS OPEN FALL 2011
"START YOUR EDUCATION IN PAKISTAN AND FINISH IT IN THE COUNTRY OF YOUR CHOICE"
AUSTRALIA / NEW ZEALAND / UK
Courses Offered
Undergraduate: BIT, BIS, BBA (Accounting), B.Com
Postgraduate: MIT, MIS
JOIN DIRECTLY AFTER A LEVELS / FSC / FA / I.COM
(STUDENTS APPEARING IN A-LEVEL EXAMS ARE ALSO ELIGIBLE TO APPLY)
RMIT UNIVERSITY
Flinders UNIVERSITY
SUBCONTINENT'S LARGEST PATHWAY PROGRAM
AEP AUSTRALIAN EDUCATION PATHWAY
STUDY 1 YEAR AT BONTE EDUCATION PAKISTAN & 2 YEARS IN AUSTRALIA
- Huge Cost Savings - Quality International Education at Bonte Education Campus. Study 1 year in Pakistan and save up to Rs 1.1 million in tuition fee & 1.5 million in living expenses
- On campus IELTS preperation with digital language lab
- Important Time Saving - A student can start his/her degree in Pakistan, saving time lost during IELTS, university admissions & visa processing; after completeion of 2 semesters the student can pursue the degree in country of their choice
- On campus visa assistance / guidance
Admissions Open for September 2011
- 20% Scholarship for the first 20 students
- Visit our website or call us for admission details
BONTE EDUCATION
www.bonte-edu.com
0323-5299661, 0323-5299662
Bonte Education
99, Street 6C, I-8/3, Islamabad
Phone: +92 51 444 1650/3667
Email: info@bonte-edu.com